مرتب مولانا سید یوسف شاہ حقانی

فتح طالبان دارالعلوم حقانیہ میں تقریب تشکر
مولانا سمیع الحق، جنرل حمید گل اور اعجاز الحق کی تقاریر

مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۹۷ء کو دارالعلوم حقانیہ کے دارالحدیث (ایوان شریعت) میں فتح افغانستان کے حوالے سے فوری طور پر بغیر کسی تیاری کے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے "یوم تشکر" کے طور پر ایک تقریب کا اہتمام کیا۔ جس میں افغان جہاد کے ہیرو جناب (ر) جنرل حمید گل صاحب، پاکستان مسلم لیگ کے نائب صدر جناب اعجاز الحق صاحب (ایم۔ این۔ اے) اور حضرت مولانا شیر علی شاہ صاحب نے خطاب کیا۔ روداد تقریب نذر قائین ہے۔

بعد الحمد والصلوٰۃ، میرے انتہائی واجب الاحترام معزز مہمانان گرامی مجاہد افغانستان جنرل حمید گل صاحب اور شہید افغانستان شہید اسلام جنرل ضیاء الحق کے فرزند رشید جناب اعجاز الحق صاحب، جناب عرفان صدیق اور میرے معزز صحافی ساتھیوں، اساتذہ کرام اور عزیز طالب علم بھائیو! یہ کوئی باضابطہ پروگرام نہیں تھا، اچانک اس مجلس کا انعقاد ہوا ہے۔ کل ظہر کے بعد جو انعام اللہ نے فرمایا وہ افغانستان کا ایک اہم اور حساس علاقہ شمالی افغانستان کا مرکز مزار شریف اور دیگر علاقے مجاہدین کے ہاتھوں فتح ہوئے۔ اور اس ساری جہاد کی دوران جو انتہائی شرمناک خبیث ترین کردار کمیونسٹوں کا پروردہ رشید دوستم تھا جس کا نام تاریخ میں شرم سے لکھا جائے گا۔ جنرل رشید دوستم کو اللہ نے خائب وخاسر کرکے ملک سے نکال دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ۱۴، ۱۵ سال سے جو طویل جہاد اور جدوجہد شروع ہے۔ کل اسکا انتہائی عظیم الشان حسن خاتمہ ہوا۔ کمیونسٹوں کے عزائم خاک میں مل گئے۔ اور جو جہاد ابتک انتہائی خطرات میں تھا۔ اس ساری جنگ اور تحریک طالبان کو بھی لوگ خدشات کی نظر سے دیکھ رہے تھے۔ کہ پتہ نہیں اس کا کیا انجام ہوگا اور خیال تھا کہ شاید یہ دشمنوں کی سازش ہے کہ افغانستان علاقائی یا لسانی بنیادوں پر تقسیم ہوجائے ہمیں بھی آخر تک خطرہ تھا کہ یا اللہ کہیں ایسا نہ ہو، کہ دشمن ہمارے اندر اختلافات پیدا کرے اور کہیں فارسی پشتو کے مسئلہ نہ اٹھائیں۔ تاجکستان اور یہ علاقے فارسی گو ہیں۔ یہ سارے خطرات آخر تک تھے۔ کچھ لوگوں نے اسے اچھالا بھی کہ طالبان تنظیم صرف پٹھانوں کی نمائندہ ہے۔ طالبان چیخ چیخ

کرکہہ رہے تھے کہ بھائی ہمارا کسی گروہ سے کسی لسانی علاقے سے تعلق نہیں ہے ۔ مگر ہمیں تو پتہ تھا کہ طالبان کی تحریک میں پشتو بولنے والوں سے زیادہ ازبک زبان تاجک زبان فارسی بولنے والے تھے ۔ لیکن دشمن چاہتا تھا کہ افغانستان تقسیم ہو ۔ اللہ تعالیٰ نے کل کی فتح کے بعد وہ سارے منصوبے ، ساری سازشیں اور سارے عزائم بھی ناکام کردیے ۔ الحمدللہ اب افغانستان ایک مٹھی ہے اور جسد واحد بن کر اسلام کے لئے مضبوط قلعہ انشاء اللہ ثابت ہوگا ۔ یہ اتنی بڑی خوشی کا موقع ہے کہ آج پورے عالم اسلام کو جشن منانا چاہئیے تھا ۔ کہ اس عظیم الشان جہاد کو جو تباہی کے دانے پر پہنچ گیا تھا ، اس کو اللہ نے پھر بچادیا ۔ اسکے نتائج اللہ تعالیٰ نے پھر ظاہر کردیئے ۔ پورے عالم اسلام کو یوم تشکر منانا چاہیئے ۔ یہ حقیقت میں روس کا سقوط ہے اور وہ سازشوں کی وجہ سے خطرات میں تھا ۔ اللہ نے کل اسکو تکمیل تک پہنچادیا ۔ آج طالبان کی یہ فتح مجاہدین کی جتنے بھی گروہ تھے ان سب کی فتح ہے ۔ جن لیڈروں نے چودہ پندرہ سال جدوجہد کی تھی اور بدقسمتی سے آپس کے اختلافات کی وجہ سے فسادات میں لگ گئے آج میں انکو بھی کہتا ہوں کہ انھیں سوچنا ہے کہ ان طالبان کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ان سب کی وہ تمام اور عظیم قربانیاں بچالیں ۔ یہ ربانی حکمت یار یا مجددی گیلانی اور مسعود احمد شاہ اور محمد نبی ، محمدی مولانا یونس خالص استاذ سیاف اور جلال الدین حقانی گویا سب کے خوش ہونے کا موقع ہے ۔ کہ جو کام ان سے نہیں ہوسکا ۔ اللہ نے ان کے بچوں سے جو مدرسوں کے طالب علم تھے ، جنہیں طالبان کہا جاتا ہے ۔ یورپ اور دیگر ممالک سے اکثر صحافی ہمارے ہاں آتے رہتے ہیں ۔ گذشتہ پانچ مہینوں سے دارالعلوم حقانیہ میں انہوں نے کئی انٹرویو ریکارڈ کئے اور دارالعلوم کی ایک ایک اینٹ کی فلم ان لوگوں نے بنائی ہے ۔ ان لوگوں نے تو یہ پروپیگنڈہ کیا تھا کہ طالبان کوئی غیر انسانی مخلوق ہیں ۔ کوئی جنگلی گروہ ہے ۔ خود مجھ سے بہت سے یورپین صحافیوں نے پوچھا کہ ان کا ماں باپ بھی ہوتا ہے ۔ ان کی فیملی اور خاندان بھی ہوتا ہے ۔ یہاں ان کا تو نام بھی عبدالرحمان وغیرہ ہے ۔ انہوں نے اس پر تعجب کا اظہار کیا کہ اچھا ان نام بھی ہیں ہوتے ہیں ۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے ہاں تو یورپ میں مشہور ہے کہ یہ جنگل سے آجاتے ہیں حملہ کرتے ہیں ۔ نہ ان کا گھر ہوتا ہے نہ ان کی فیملی ہوتی ہے ، اور یہاں جو عبداللہ اور عبدالرحمٰن جو انہوں نے سنا تو حیرت میں رہ گئے کہ ان کا نام بھی ہے ۔ ظالموں نے کتنا غلیظ پروپیگنڈہ کیا گیا ہے ۔ کہ طالبان کے لفظ کو گالی بنا دیا ہے ۔ میں نے کہا ظالموں یہ سٹوڈنٹ ہیں ۔ ہم پشتو میں جمع کے لئے طالبان کہتے ہیں ۔ جیسے ہمارے کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طالبعلم ہے ۔ دارالعلوموں کے طلباء اور سٹوڈنٹ ہے ۔ اور جب ملک بالکل کسی تباہی کے دہانے پہ پہنچتا تھے

نو نوجوان اٹھتے ہیں ۔ انقلاب فرانس ہو یا جو بھی ہو بڑے انقلاب آئے ان کو اللہ تعالیٰ نے سٹوڈنٹ کے ذریعے بنایا ہے ، تو جب یہ پیمانہ لبریز ہوگیا ۔ مصلحت کی ہر طرح کوشش تباہی کا ذریعہ بن گئی ۔ نہ اللہ کو دیکھا نہ رسولؐ اللہ کو دیکھا ، امام کعبہ کو ہم افغانستان بار بار لے گئے ۔ یہ لوگ مہینوں وہاں کیمپوں میں رہے ۔ جنرل حمید گل صاحب ، جنرل ضیاء الحق مرحوم کے صاحبزادے علماء اور ہم سب نے کوشش کیں کہ خدا کیلئے اکھٹے ہوجاؤ ۔ جہاد کو تباہی سے بچاؤ ۔ طالبان نے کہا ہم اپنی تعلیم مکمل کریں گے تم اکھٹے ہو کر حکومت سنبھالو ۔ طالبان آسمان سے نہیں آئے ۔ جہادی تنظیموں کے لیڈروں نے جہاد نہیں کیا تھا وہ تو کمانڈ کررہے تھے ۔ جہاد میں یہی بچے تھے ۔ مدرسوں میں چودہ سال پڑھتے بھی تھے اور جہاد بھی کرتے تھے ، لوگ شور مچاتے ہیں کہ یہ ٹینک کیسے چلاتے ہیں ۔ ارے ظالموں چودہ سال میں انہوں نے سب کچھ کیا ہے ۔ تین مہینے جہاد میں تین مہینے مدرسوں میں علم حاصل کرنے آئے تھے ۔ اصحاب صفہ کے طرح تعلیم بھی حاصل کرتے اور جہاد کے لئے بھی جایا کرتے تھے ۔ اور یہ طالبان کا فرض تھا کہ جہاد کو بچالیں ۔ جہاد ان کے بغیر نہیں بچ سکتا تھا ۔ ان کو لالچ نہیں تھی ۔ ان کو ہوس نہیں تھا ۔ ان کی کوئی پلاننگ نہیں تھی کہ کرسی تک پہنچنے کی ۔ یہ سہولت پسند اور عیاش نہیں تھے ۔ جب پیمانہ صبر لبریز ہوگیا تو اٹھ کھڑے ہوئے ظالم کے خلاف اور اللہ تعالیٰ نے افغانستان کو اور جہاد کو بچالیا ۔ پورا عالم ان کے خلاف اٹھ کھڑا ہوا ہے ۔ ایک قیامت ہے طالبان کے خلاف کہ یہ وحشی ہیں ، غیر مہذب ہیں ۔ اور عورتوں کو مارتے ہیں ۔ داڑھیاں نوچتے ہیں ۔ یہ سارا پروپیگنڈہ اور طوفان اب ختم ہوا ۔ انشاء اللہ یہ دنیا ڈھنڈے کی ہے ، ڈھنڈے کے زور سے اقوام متحدہ اور امریکہ بھی خود پینترے بدلے گا ۔ میں نے جمعہ کے دن تقریر میں کہا تھا آپ لوگوں کو یاد ہوگا اور پاکستان کو میں نے وارننگ دی تھی ۔ کہ منافقت اور کمینگی سے باز آجاؤ ۔ یہ وسیع البنیاد حکومت کا گانا چھوڑ دے ۔ امریکہ کو خوش کرنے کیلئے اور میں نے کہا کہ اگر پاکستان اسے تسلیم نہیں کرتا ان طالبان کو ۔ خدا کی قسم میں نے کہا تھا کہ دو دن بعد ذلیل ہوکر پاکستان کو اسے تسلیم کرنا ہوگا ۔ کیا میں نے یہ نہیں کہا تھا ؟ اور اللہ تعالیٰ نے دو دن پورے نہیں کیے تھے کہ مزار شریف فتح ہوگیا ۔ آج چاہے یا نہ چاہے پاکستان اپنی دم ہلائے گا ۔ وہ بدقسمت ہے اسکے لئے اللہ تعالیٰ نے اسکو اتنا بڑا انعام عطاء فرمایا کہ اسکو اللہ تعالیٰ نے بڑی قوت دی ، فوج دی ، ایک دفاعی لائن دے دی ، ایک فولادی طاقت دے دی ۔ کہ بھارت کے مقابلہ میں اب پاکستان اکیلا نہیں ہے ۔ اور تمام وسط ایشیاء کی تجارت آج افغانستان کے ہاتھ میں طالبان کی وجہ سے ہے ۔ تمام وسائل ، پائپ لائن اور گیس سب ان کے ذریعے پاکستان کو فائدہ پہنچے گا ۔ ہمارے حکمرانوں کو شرم آنی چاہیے کہ پانچ رکنی ممالک میں آپ نے تو بھگوڑوں کو بٹادیا ۔ پاکستان نے آواز نہیں اٹھائی کہ

افغانستان سے طالبان کو بلاؤ۔ تم محتاج تو ان کے ہو۔ سستے ان سے مانگتے ہو۔ گیس انہیں سے مانگو گے اور طالبان کو شریک کرنے کے لئے تجویز نہیں دے سکتے ہو۔ بہرحال یہ ایک داستان غم ہے۔ ہمارے جنرل حمید گل جو یہاں موجود ہیں جہاد افغانستان کا ایک موثر کردار ہیں۔ یہ پلاننگ اور منصوبے یہ اسلحہ اور جہاد یہ ساری کوششیں ضیاء الحق شہید کی فیضان تھیں اور منصوبہ صرف یہ نہیں تھا کہ افغانستان سے روس کو بھگائیں۔ ان کا منصوبہ بڑا عظیم تھا۔ اگر موقع ملتا تو تاریخ کا رخ بدل جاتا۔ وسط ایشیاء کی ساری ریاستوں پر اسلام کا پرچم لہرانا تھا۔ وہ سات ریاستیں تاجکستان، ازبکستان، ایران، افغانستان اور ترکی وغیرہ کی یہ نودس ریاستوں کا بہت بڑا سپر پاور بنتا تھا اور ساری پلاننگ اور ضیاء الحق شہید صاحب اور انکے دو تین ساتھیوں کی تھی۔ یہ افغانستان کے محسن ہیں بلکہ پوری امت کے محسن ہیں۔ الحمدللہ جناب حمید گل صاحب برحق انسان ہیں۔ جب ان کو پتہ چلا کہ یہ حق پر ہیں کہ یہ امریکہ اور یہودیوں کے ایجنٹ نہیں ہیں۔ اپنی رائے بدل دی۔ فوراً طالبان کے حق میں اٹھ کھڑے ہوگئے۔ آج اگر ضیاء الحق شہید زندہ ہوتے تو ان کو خوشی کی انتہا نہ رہتی۔ آج ان کی اور حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق قدس سرہ کی روحیں کتنی خوش ہوں گی۔

محترم بزرگو پورا عالم اسلام منافقین کے شکنجے میں ہے۔ امریکہ کے پٹوؤں کے ہاتھ میں ہے۔ ایک فیصلہ کن جہاد شروع ہوچکا ہے۔ عالم اسلام میں ایک طرف امریکہ ہے دوسری طرف دین کو چاہنے والی مرمٹنے والی قوتیں ہیں، اور درمیان میں حکمرانوں کے ٹولے سیاستدانوں کے ٹولے ہیں۔ جو ہمارے اس نظام کو تبدیل نہیں ہونے دیتے۔ وہ اپنے ہاں اسلام کے قدم جمانے کیلئے تیار نہیں۔ پاکستان اور الجزائر، مصر اور شام ان تمام ملکوں میں یہ جنگ شروع ہے۔ کفر اور اسلام کی جنگ اس کیلئے آپ لوگوں نے تیاری کرنی ہے۔ فارغ نہیں بیٹھنا ہے۔ انشاء اللہ آپ مقدمۃ الجیش ثابت ہونگے۔ آپ نے نمونہ قائم کردیا ہے۔ اسلامی قوتوں کو ایک حوصلہ ملا ہے۔ ایک ولولہ ملا ہے۔ اور مجھ پر ٹی وی والوں نے اعتراض کیا الیکشن آور میں کہ آپ طالبان کا ساتھ دے رہے ہیں۔ میں نے کہا کہ میں یہ الزام سر آنکھوں پر لیتا ہوں یہ تو میرا سب سے بڑا افتخار ہے یہ میرے بچے ہیں میری تمنا ہے کہ پاکستان میں بھی ان منافقوں سے ان خبیث حکمرانوں سے اور سیاستدانوں سے ہمیں چھٹکارا ملے۔ پاکستان میں بھی یہاں کے طالبان اٹھیں، سوڈان اور شام میں شام کے طلباء اٹھیں۔ میری اس بات کو لوگوں نے دل کی بات سمجھا اور پورے ملک میں دوسرے ان طالبان طالبان نجات پاکستان طالبان کی آوازیں گونج اٹھیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پاکستان میں بھی طالبان جیسی پاکیزہ اور منظم تحریک اٹھا دے۔ تاکہ پاکستان کے عوام پر بھی اسلامی نظام کے ثمرات مرتب ہوں۔ (آمین)

۷۰ م